روشن مستقبل کے لیے بچوں کی تربیت: محض درجات (Grades) اور اوسط درجے کی سوچ سے بالاتر

جب والدین سے یہ سوال کیا جائے کہ "آپ نے اپنے بچے کے لیے کیا نصب العین (ویژن) طے کر رکھا ہے؟" تو عموماً ان کا جواب ظاہری کامیابیوں کے گرد گھومتا ہے—مثلاً تعلیمی کارکردگی (Grades)، نامور تعلیمی اداروں کی ڈگریاں یا کوئی پُرکشش ملازمت۔ لیکن اگر ہم ٹھہر کر غور کریں، تو یہ حقیقت میں کوئی "ویژن" نہیں بلکہ محض نتائج ہیں۔ نصب العین کا تعلق اس بات سے ہے کہ ہم اپنے بچے کو کیسا انسان بنانا چاہتے ہیں، نہ کہ صرف اس سے کہ وہ کاغذ کے ٹکڑے پر کیا کچھ حاصل کر لیتا ہے۔

تعلیمی درجات بمقابلہ کردار: ہمارا اصل ہدف کیا ہے؟

اکثر طلبہ اس سوچ کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں کہ "مجھے پڑھنا ہے کیونکہ امتحانات قریب ہیں" یا "مجھے اے (A) گریڈ حاصل کرنا ہے"۔ اس رویے کی بنیاد تجسس یا علم کی محبت کے بجائے، محض تعمیل اور ناکامی کے خوف پر ہے۔ اس کا موازنہ ایک ایسے طالب علم سے کریں جو حقیقی دلچسپی کی بنا پر پڑھتا ہے—جو نہ صرف امتحان کی خاطر پڑھتا ہے بلکہ اس لیے کہ اسے خیالات اور نظریات متاثر کرتے ہیں، اور وہ اس تجسس میں رہتا ہے کہ چیزیں آخر ویسی کیوں ہیں جیسی وہ نظر آتی ہیں۔

تعلیمی ماہرینِ نفسیات 'خارجی ترغیب' (انعام کے حصول یا سزا کے خوف سے پڑھنا) اور 'داخلی ترغیب' (تجسس اور ذاتی نشوونما کے لیے پڑھنا) کے درمیان فرق واضح کرتے ہیں (Ryan & Deci, 2000)۔ خارجی ترغیب انسان کو محض حکم کا پابند اور اوسط درجے کا ذہن بناتی ہے، جبکہ داخلی ترغیب اسے عمر بھر سیکھنے والا متجسس انسان بنا دیتی ہے۔

بچوں کے لیے معیاری اہداف کا انتخاب

ایک والدین کے طور پر ہمارا اصل نصب العین کیا ہونا چاہیے؟ تعلیمی درجات اور دنیاوی کامیابی سے ہٹ کر وہ کون سی خصوصیات ہیں جو ہم اپنے بچوں میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ تصور کریں کہ ہمارا ہدف یہ ہو:

- "میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ سچا بنے۔"
- "میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ صاحبِ کردار اور دیانت دار ہو۔"
- "میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ محنتی بنے اور شارٹ کٹ کے بجائے جدوجہد پر یقین رکھے۔"
- "میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ اپنی غلطیوں کو چھپانے کے بجائے ان کا اعتراف کرنا سیکھے۔"

یہ محض بلند و بانگ دعوے نہیں بلکہ وہ "معیاری اوصاف" ہیں جو انسان کی اخلاقی بنیادیں استوار کرتے ہیں اور زندگی بھر اس کا ساتھ دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر، سچائی کا مطلب صرف سچ بولنا نہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جب آپ غلط ہوں تو اسے تسلیم کریں، اپنی خامیوں کو مانیں اور پردہ پوشی کے بجائے اپنی اصلاح کا انتخاب کریں۔ ایسا بچہ جو اس تربیت کے ساتھ پروان چڑھتا ہے، وہ دوسروں کی ناراضگی کے خوف سے غلطیاں چھپانے والے بچے کے مقابلے میں ناکامیوں کا سامنا کرنے اور ان سے سیکھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہے۔

گفتار سے زیادہ کردار کی اہمیت

جب والدین ان اقدار کا تعین کر لیتے ہیں، تو اصل چیلنج سامنے آتا ہے: یہ اقدار بچے کو سکھائی کیسے جائیں؟ بچے اخلاقیات تقریروں سے نہیں بلکہ عملی مثالوں سے سیکھتے ہیں۔ اگر والد دیانت داری کا سبق دے لیکن خود ٹیکس چوری کرے، یا والدہ ہمدردی کی اہمیت جتائے لیکن گھر کے ملازمین کو حقیر سمجھے، تو بچہ اس تضاد کو فوری بھانپ لیتا ہے اور اسے اپنا لیتا ہے۔

ایلبرٹ بینڈورا کی 'سوشل لرننگ تھیوری' اس بات پر زور دیتی ہے کہ بچے اپنے اردگرد کے اہم بڑوں کے رویوں کی نقل کرتے ہیں (Bandura, 1977)۔ لہٰذا، "رول ماڈل" بننا ہی تعلیم و تربیت کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

- اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ سچ کی قدر کرے، تو مشکل حالات میں بھی خود سچ بول کر دکھائیں۔
- اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ محنت کا عادی ہو، تو اسے چیلنجز کے سامنے آپ کی ثابت قدمی نظر آنی چاہیے۔
- اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی غلطی تسلیم کرے، تو اسے دکھائیں کہ آپ خود اپنی غلطی کا اعتراف کتنی فراخ دلی سے کرتے ہیں۔

کامیابی کی نئی تعریف

حقیقت میں، اصل مقصد محض ایک ایسے بچے کی پرورش کرنا نہیں ہے جو صرف زندگی گزارنا سیکھ لے، بلکہ ایسا جو مقصد، ہمت اور دیانتداری کے ساتھ جیے۔ تاریخ ان لوگوں کو یاد نہیں رکھتی جنہوں نے سب سے زیادہ نمبر لیے تھے، بلکہ انہیں یاد رکھتی ہے جنھوں نے اپنی اقدار پر سمجھوتہ کیے بغیر زندگی گزاری۔

حاصلِ کلام: نصب العین سے آغاز کریں اور نمونہ بن کر دکھائیں

اگر ہم ان صفات کا تعین کر لیں جو ہم اپنے بچوں کی شخصیت میں دیکھنا چاہتے ہیں، تو ہم اپنی تربیت کا رخ اسی سمت موڑ سکتے ہیں۔ ایک ایسا بچہ جس کی پرورش ایسے ماحول میں ہوئی ہو جہاں دیانت، ہمدردی اور حوصلہ مندی عملی طور پر موجود ہوں، وہ زندگی کے چیلنجز کے لیے ان بچوں سے کہیں زیادہ تیار ہوتا ہے جو صرف امتحان پاس کرنا جانتے ہیں۔

مختصر یہ کہ پہلے خود سے یہ سوال کریں: "کیا میں ایک ایسا بچہ چاہتا ہوں جو محض 'کوالیفائیڈ' (Qualified) ہو، یا ایسا جو اعلیٰ انسانی خصوصیات کا حامل ہو؟" جب آپ کو اس کا جواب مل جائے گا، تو راستہ خود بخود واضح ہو جائے گا — کیونکہ پھر آپ کو وہ عملی نمونہ بننا ہو گا جس کی پیروی آپ اپنے بچے سے چاہتے ہیں۔

References:

- Bandura, A. (1977). *Social Learning Theory.* Englewood Cliffs, NJ: Prentice Hall.
- Ryan, R. M., & Deci, E. L. (2000). *Self-Determination Theory and the facilitation of intrinsic motivation, social development, and well-being.*